ازعدالت عظمی

دیویندر نارائن سنگھ اور دیگران

بنام

اسٹیٹ آف بہار اور دیگران

24 اکتوبر 1996

[کے رامسوامی اور جی بی پٹنائک، جسٹسز]

ملازمت قانون

بھارتیہ پولیس سروس (بھرتی کے ذریعے ترقی) ضابطے 1985 – ضابطہ – 9 (ب)

بھارتیہ پولیس سروس (ضابطہ فوقیت) قاعدہ، 1954 – قاعدہ 3 (iii) – ترقی – ریاستی پولیس سروس سال مختص سے انڈین پولیس سروس کے کیڈر تک – عدالت عظمیٰ کی ہدایت کے مطابق سال 1983 کے لیے منتخب فہرست تیار کرنے کے لیے – درحقیقت 1985 میں تیار کی گئی منتخب فہرست اور اسی کے مطابق مختص کا سال 1983 کے لیے سمجھا جانا چاہیے – مرکزی حکومت کو اپیل گزاروں کی مختص کے سال کا دوبارہ تعین کرنے کی ہدایت اس بنیاد پر کہ وہ 1983 کی منتخب فہرست میں شامل تھے۔

بھارتیہ پولیس سروس کے کیڈر میں 7 آسامیوں پر ترقی کے لیے بہار ریاست پولیس سروس کے 18 افسران کی ایک منتخب فہرست بنائی گئی تھی۔ اپیل گزاروں نے عدالت عالیہ کے سامنے عرضی درخواست میں مذکورہ منتخب فہرست کو چیلنج کیا، جس میں عدالت نے ریاست کو سال 1983 کے لیے نئی منتخب فہرست تیار کرنے کی ہدایت کی۔ ریاست کی طرف سے دائر عدالت عالیہ کے حکم کے خلاف خصوصی اجازت کی عرضی کو عدالت عالیہ کے حکم کو برقرار رکھتے ہوئے خارج کر دیا گیا۔

اس عدالت حکم کے مطابق، سلیکشن کمیٹی نے 1985 میں منتخب فہرست تیار کی جسے 1986 میں منظور کیا گیا اور اپیل گزاروں کا تقرر 1987 میں کیا گیا۔ مدعا علیہ مرکزی حکومت نے اپیل گزاروں کو مختص کا سال 1981 تفویض کرتے ہوئے حکم منظور کیا۔

اپیل گزاروں نے مرکزی انتظامی ٹریبونل کے سامنے درخواست کے ذریعے مدعا علیہ مرکزی حکومت کے حکم کو چیلنج کیا، جس میں مختص کا سال 1979 ہونے کا دعوی کیا گیا۔ ٹریبونل نے اپیل گزاروں کے دعوے کو مسترد کر دیا۔

اس عدالت میں اپیل میں، اپیل گزاروں نے دعوی کیا کہ اگرچہ منتخب فہرست 1985 میں تیار کی گئی تھی، لیکن حقیقت میں یہ 1983

کی منتخب فہرست تھی۔لہذا، قانون کی نظر میں یہ سمجھا جانا چاہیے کہ اپیل کنندگان 1983 کی منتخب فہرست میں تھے۔مدعاعلیہ مرکزی حکومت نے دعوی کیا کہ ایک افسر کو منتخب فہرست میں تب ہی شامل کیا جاتا ہے جب مناسب اتھارٹی کے ذریعے تیار کردہ منتخب فہرست کو یو پی ایس سی کی منظوری مل جاتی ہے۔سلیکٹ لسٹ کو صرف 1986 میں منظور کیا گیا تھا، مختص کا سال صحیح طریقے سے طے کیا گیا ہے۔

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے، یہ عدالت

منعقد.1.1: اگرچہ زیر بحث فہرست اس عدالت کی ہدایت کے مطابق سال 1985 میں بنائی گئی تھی، اور اسے یونین پبلک سروس کمیشن نے 1986 میں منظور کیا تھا، لیکن قانون کی نظر میں اسے سال 1983 کی فہرست سمجھا جانا چاہیے۔ٹریبونل نے اس عدالت کی سابقہ ہدایت اور اس قانونی افسانے کو نظر انداز کرنے میں غلطی کی جس کے ذریعے یہ فیصلہ دیا جانا چاہیے کہ اپیل گزاروں کو سال 1983 کی منتخب فہرست میں شامل کیا گیا تھا۔مرکزی حکومت نے اپیل گزاروں کی مختص کے سال کا تعین اس بنیاد پر کرنے میں سنگین غلطی کی کہ وہ یونین پبلک سروس کمیشن یعنی 1986 کی طرف سے فہرست کی منظوری کی تاریخ سے منتخب فہرست میں تھے۔[737–A-D]

.1.2. مرکزی حکومت کو ہدایت دی گئی ہے کہ وہ اپیل گزاروں کی الاٹمنٹ کے سال کا دوبارہ تعین اس بنیاد پر کرے کہ انہیں 1983 کی منتخب فہرست میں شامل کیا گیا تھا۔مزید برآں اپیل گزار نتیجہ خیز فوائد کے حقدار ہیں۔[737–ای]

دیوانی اپیل کا عدالتی حد اختیار: دیوانی اپیل نمبر 13236 آف 1996۔

1993 کے او اے نمبر 12 میں سنٹرل ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل، پٹنہ کے مورخہ 5.9.95 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے پی پی راؤ، وجے کمار، جے پی پریہار، ابھے چندر کانت ماہمکا۔

جواب دہندگان کے لیے بی بی سنگھ

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

پٹنائک، جسٹس۔اجازت دی گئی۔

خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل 1993 کے او اے نمبر 12 میں سنٹرل ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل، پٹنہ بنچ پٹنہ کے 5 ستمبر 1995 کے حکم کے خلاف ہدایت کی گئی ہے۔جن اپیل گزاروں کو سال 1969 میں ریاست بہار پولیس سروس میں بھرتی کیا گیا تھا، انہیں بھارتیہ پولیس سروس (بھرتی کے ذریعے ترقی) ضابطے، 1955 (جسے اس کے بعد ضابطہ ترقی کہا جاتا ہے) توضیعات کے مطابق

سال 1987 میں بھارتیہ پولیس سروس میں ترقی دی گئی تھی۔آئی پی ایس کے کیڈر میں مقرر ہونے پر انہیں مرکزی حکومت نے مختص کا سال 1981 تفویض کیا تھا۔انہوں نے مذکورہ حکم کو چیلنج کیا اور دعوی کیا کہ ٹریبونل کے سامنے ان کی مختص کا سال 1979 ہونا چاہیے۔ٹریبونل نے متنازعہ فیصلے کے ذریعے ان کے دعوے کو مسترد کر دیا اور اوا ے کو مسترد کر دیا، موجودہ اپیل کو ترجیح دی گئی ہے۔

مختصر طور پر اپیل گزاروں کا معاملہ یہ ہے کہ وہ 1.9.1969 پر ریاست بہار پولیس سروس میں مقرر ہونے کے بعد 1977 سے ضابطہ ترقی کے ضابطہ 5 کے تحت تیار کردہ منتخب فہرست میں شامل ہونے کے اہل تھے۔لیکن ضابطہ ترقی کے ضابطہ 3 کے تحت تشکیل دی گئی کمیٹی نے 1977، 1978، 1979 اور 1980 کے لیے کوئی منتخب فہرست تیار نہیں کی۔ یہ صرف 1981 میں 18 افسران کی منتخب فہرست تیار کی گئی تھی جو سال کے دوران ایک متوقع خالی جگہ کو نظرانداز کرتے ہوئے 7 خالی آسامیوں کو پر کرنے کے لیے تیار کی گئی تھی۔اپیل گزاروں کا مزید معاملہ یہ تھا کہ سال 1981 میں کیڈر کی تعداد کے تعین کے لیے کیے گئے سہ سالہ جائزے میں آئی پی ایس کے مذکورہ کیڈر میں سینئر عہدوں کی تعداد 123 سے بڑھا کر 137 کر دی گئی تھی۔لیکن سلیکشن کمیٹی کا اجلاس اگرچہ 14.10.1981 پر ہوا،لیکن اس نے کیڈر کی تعداد میں اضافہ نہیں کیا جس کے نتیجے میں اپیل گزاروں کو کافی حد تک نقصان اٹھانا پڑا۔ پٹنہ عدالت عالیہ میں ایک تحریری درخواست دائر کی گئی تھی جو 1983 کے سی ڈبلیو جے سی نمبر 5372 کے طور پر رجسٹرڈ تھی۔عدالت عالیہ نے 30 جولائی 1984 کے حکم کے ذریعے اس نتیجے پر پہنچا کہ سلیکشن کمیٹی نے موجودہ آسامیوں کی تعداد کے ساتھ ساتھ سال کے دوران خالی ہونے والی آسامیوں کی تعداد کو بھی مد نظر نہ رکھ کر غلطی کی ہے اور اسی کے مطابق سلیکشن کمیٹی کو سال 1983 کے لیے نئی منتخب فہرست تیار کرنے کی ہدایت کی۔ریاستی حکومت نے سپریم عدالت میں خصوصی عرضی درخواست دائر کر کے عدالت عالیہ کے مذکورہ حکم کو چیلنج کیا جسے بالآخر اس مشاہدے کے ساتھ مسترد کر دیا گیا کہ سلیکشن کمیٹی کو تمام خالی آسامیوں کے حوالے سے سال 1983 کے لیے ایک نئی فہرست تیار کرنی چاہیے جس میں حکام کی طرف سے تین سالہ جائزے کی وجہ سے خالی آسامیاں بھی شامل ہیں۔عدالت عظمی کی مذکورہ ہدایت کے مطابق سلیکشن کمیٹی کا اجلاس آئی ڈی 1 پر ہوا اور اس نے بھارتیہ پولیس سروس میں ترقی کے لیے اپیل کنندگان سمیت 24 افسران کی ایک منتخب فہرست تیار کی اور اپیل کنندگان کو بالآخر سال 1987 میں مختلف تاریخوں پر آئی پی ایس کے کیڈر میں مقرر کیا گیا۔ ابتدائی تقرری 27.7.1987 پر اپیل نمبر 1 کی ہے۔اس کے بعد وزارت داخلہ نے 4.5.1992 کا حکم جاری کیا جس میں اپیل گزاروں کو مختص کا سال 1981 مقرر کیا گیا۔اس کے بعد اپیل گزاروں نے مرکزی حکومت کے اسی حکم کو چیلنج کرتے ہوئے دعوی کیا کہ مختص کا سال 1979 اس بنیاد پر ہونا چاہیے کہ منتخب فہرست اگرچہ حقیقت میں سال 1985 میں تیار کی گئی تھی لیکن قانون کی نظر میں اس کا تعلق سال 1983 سے ہے اور مرکزی حکومت نے مختص کا سال تفویض کرتے وقت اس پر غور نہیں کیا ہے۔مرکزی حکومت نے ٹریبونل کے سامنے درخواست کو چیلنج کرتے ہوئے الزام لگایا کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ عدالت عظمی نے سال 1983 کے لیے منتخب فہرست تیار کرنے کی ہدایت کی تھی اور یہ آئی ڈی 2 پر تیار کی گئی تھی لیکن اپیل گزاروں کو سال 1987 میں ان کا نام آئی ڈی 1 پر تیار کردہ منتخب فہرست میں شامل کیے جانے کے مطابق مقرر کیا گیا تھا، ان کے مختص کا سال بھارتیہ پولیس سروس ضابطہ فوقیت) رولز، 1954 کے رول 3(iii) کے تحت درست طریقے سے طے کیا گیا ہے جسے اس کے بعد فوقیت قواعد کہا جاتا ہے اور اس لیے اپیل گزاروں کے مختص کے سال کا تعین کرنے میں کوئی غلطی نہیں ہے۔ٹریبونل متنازعہ فیصلے کے ذریعے اس نتیجے پر پہنچا کہ کسی افسر کی مختص کا سال فوقیت قواعد، خاص طور پر مذکورہ قواعد کے قاعدہ 3(3)(ب) کے مطابق تفویض کیا جانا چاہیے۔ٹریبونل اس نتیجے پر پہنچا کہ مختص کے سال کی تفویض کا سوال صرف متعلقہ افسر کی کیڈر میں تقرری کے بعد پیدا ہوتا ہے یا تو مسابقتی امتحان کے بذریعے یا بھرتی کے قواعد کے اصول 9(1) کے تحت ریاستی پولیس سروس سے ترقی کے بذریعے۔اس پوزیشن کے ہونے کے ناطے، بھارتیہ

پولیس سروس کیڈر میں اپیل کنندگان کی تقرری کی تاریخ اور اس تاریخ کو مدنظر رکھتے ہوئے جس سے متعلقہ افسر کو اصل میں منتخب فہرست میں شامل کیا گیا تھا اور ساتھ ہی کسی سینئر عہدے پر اپیل کنندگان کی مسلسل تقرری کی تاریخ کو مدنظر رکھتے ہوئے، حکومت کی طرف سے مقرر کردہ مختص کا سال درست ہے۔ ٹریبونل کا خیال تھا کہ اپیل کنندگان 1986 سے منتخب فہرست میں ہیں اور 1987 میں بھارتیہ پولیس سروس کیڈر میں مقرر ہوئے ہیں، وہ اپنے مختص کا سال 1979 میں طے ہونے کی کوئی شکایت نہیں کر سکتے۔

اپیل گزاروں کی طرف سے پیش ہوئے فاضل وکیل مسٹر پی پی راؤ نے دلیل دی کہ ٹریبونل نے اس بات پر غور نہ کرنے میں غلطی کی کہ منتخب فہرست جس میں اپیل گزاروں کو شامل کیا گیا تھا در حقیقت سال 1983 کی منتخب فہرست تھی اور قانون کی نظر میں مختص کے سال کا تعین کرنے کے مقصد سے یہ قابل جانا چاہیے کہ اپیل گزار سال 1983 کی منتخب فہرست میں تھے۔ دوسری طرف ریاست بہار کے فاضل وکیل، مسٹر سنگھ نے پیش کیا کہ پٹنہ عدالت عالیہ کے ساتھ ساتھ عدالت عظمیٰ کی ہدایات کے مطابق ریاستی حکومت نے اپیل گزاروں کے معاملے کو منتخب فہرست میں شامل کرنے پر غور کیا اور در حقیقت ان کے نام منتخب فہرست میں شامل کر لیے لیکن یونین پبلک سروس کمیشن نے پہلے اس کی منظوری نہیں دی جس کے نتیجے میں اپیل گزاروں کی تقرری صرف 1987 میں کی جا سکتی تھی اور اس طرح یونین پبلک سروس کمیشن کے ساتھ ساتھ مرکزی حکومت کے ذریعے کیے گئے انتخاب کے لیے، اپیل گزار مختص کے پہلے سال کا دعوی نہیں کر سکتے۔ دوسری طرف یونین آف انڈیا کی طرف سے پیش ہونے والے وکیل کا موقف یہ تھا کہ ایک افسر کو منتخب فہرست میں تب ہی شامل کیا جاتا ہے جب مناسب اتھارٹی کے ذریعے تیار کردہ منتخب فہرست کو یونین پبلک سروس کمیشن کی منظوری مل جاتی ہے۔ چونکہ پوزیشن اور زیر بحث منتخب فہرست کو صرف 1986 میں منظور کیا گیا تھا، اس لیے مرکزی حکومت نے اپیل گزاروں کی مختص کا سال درست طریقے سے طے کیا۔

بار میں حریفوں کی عرضیوں کے پیش نظر جو سوال غور کے لیے پیدا ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ کیا مرکزی حکومت اور مرکزی انتظامی ٹریبونل اس نتیجے پر پہنچنے میں جائز تھے کہ یہ منتخب فہرست میں اپیل کنندگان کے نام کو حقیقت پسندانہ طور پر شامل کرنے کی تاریخ ہے اور بھارتیہ پولیس سروس کیڈر میں ان کی تقرری جو مختص کے سال کو کنٹرول کرے گی، اس حقیقت کے باوجود کہ اس سے قبل پٹنہ عدالت عالیہ اور اس عدالت نے ہدایات دی تھیں کہ مناسب حکام نے سال 1983 کی فہرست تیار نہ کرنے میں غلطی کی ہے اور اپیل کنندگان کے نام کو سال 1983 کی منتخب فہرست میں شامل کرنے کے سوال پر ریاستی حکومت دوبارہ غور کرے۔

تقرری کے لیے متعلقہ توضیعات، قواعد وضوابط اور مختص کے سال کے تعین اور پٹنہ عدالت عالیہ کے ساتھ ساتھ اس عدالت کی سابقہ ہدایات پر اپنی بے چینی سے غور کرنے کے بعد، ہم اپیل گزاروں کی طرف سے پیش ہونے والے فاضل وکیل مسٹر پی پی راؤ کے دلائل میں کافی طاقت پاتے ہیں اور ہم اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ مرکزی حکومت نے اپیل گزاروں کو منتخب فہرست میں صرف 1986 سے شامل کرنے میں غلطی کی ہے جو کہ فہرست میں ان کی شمولیت کا حقیقی سال ہے اور اس طرح مختص کے سال کا تعین کرتا ہے۔ ہم اس نتیجے پر بھی پہنچے ہیں کہ ٹریبونل نے اس عدالت کی سابقہ ہدایت کی حقیقت اور اس قانونی افسانے کو نظر انداز کرنے میں غلطی کی ہے جس کے ذریعے یہ ماننا ضروری ہے کہ اپیل گزاروں کو سال 1983 کی منتخب فہرست میں شامل کیا گیا تھا۔ یہ متنازعہ نہیں ہے کہ پٹنہ عدالت عالیہ کے ساتھ ساتھ اس عدالت نے اپیل کنندگان کے نام کو سال 1983 کی منتخب فہرست میں شامل کرنے کے سوال پر غور کرنے کی ہدایات جاری کی تھیں اور ایسی ہدایات کے مطابق ریاستی حکومت نے معاملے پر دوبارہ غور کرنے کے بعد اپیل کنندگان کے نام منتخب فہرست

میں شامل کیے تھے۔ اگرچہ زیر بحث فہرست اس عدالت کی ہدایت کے مطابق سال 1985 میں بنائی گئی تھی اور اسے یونین پبلک سروس کمیشن نے 1986 میں منظور کیا تھا لیکن قانون کی نظر میں اسے سال 1983 کی فہرست سمجھا جانا چاہیے۔ جب مناسب حکام نے سال 1983 کے لیے منتخب فہرست تیار نہ کرنے میں غلطی کی اور اپیل گزاروں پر حملہ کیا گیا اور بالآخر اس عدالت نے معاملے پر دوبارہ غور کرنے کی ہدایت کی، اس کے بعد، مناسب اتھارٹی نے معاملے پر دوبارہ غور کیا اور اپیل کنندہ کا نام سال 1986 کی منتخب فہرست میں شامل کیا، قانون کی نظر میں مذکورہ منتخب فہرست کو سال 1983 کی منتخب فہرست قرار دیا جاسکتا ہے۔ نتیجتاً مذکورہ فہرست میں شامل افراد کی مختص کا سال اس بنیاد پر طے کرنا پڑتا ہے کہ وہ سال 1983 کی منتخب فہرست میں تھے حالانکہ حقیقت میں یہ فہرست سال 1985 میں تیار کی گئی تھی اور یونین پبلک سروس کمیشن نے اسے فروری 1986 میں منظور کیا تھا۔ اس لیے مرکزی حکومت نے ہماری رائے میں اپیل گزاروں کی مختص کے سال کا تعین اس بنیاد پر کرنے میں سنگین غلطی کی کہ وہ یونین پبلک سروس کمیشن یعنی فروری 1986 کی طرف سے فہرست کی منظوری کی تاریخ سے منتخب فہرست میں تھے۔ ٹریبونل کے متنازعہ حکم کے ساتھ ساتھ اپیل گزاروں کی مختص کے سال کا تعین کرنے والے مرکزی حکومت کے حکم کو اس طرح ایک طرف رکھ دیا گیا ہے اور مرکزی حکومت کو ہدایت دی گئی ہے کہ وہ اپیل گزاروں کی مختص کے سال کا دوبارہ تعین اس بنیاد پر کرے کہ وہ 1983 کی منتخب فہرست میں شامل تھے۔ مزید برآں اپیل گزار نتیجہ خیز فوائد کے حقدار ہیں اور وہی انہیں دیا جاسکتا ہے۔ یہ اس آرڈر کی وصولی کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر کیا جاسکتا ہے۔ اپیل کی منظوری اسی کے مطابق ہے لیکن حالات میں اخراجات کے حوالے سے کسی حکم کے بغیر۔

کے کے ٹی

اپیل کی منظوری دی گئی۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.07.15 13:17
I am the author of this document